محمد حنیف ندوی

تأثرات

لوئی میسینو کی موت نے علم واستشراق کے سنجیدہ حصوں میں غم واندوہ کی ایک لہر دوڑا دی ہے ہنری ماسی کے الفاظ میں ان کی موت سے عالم اسلامی میں ایک ہمدرد اور یگانۂ روزگار فاضل کی جگہ خالی ہوگئی ہے جس نے عمر بھر تصوف کی خدمت کی ہے۔ فرنسو موریاک کی رائے میں ان کی موت کے معنی یہ ہیں کہ علم وثقافت کی صفوں سے ایک ایسا انسان اٹھ گیا ہے کہ جس نے نہ صرف اسلام کے متصوفانہ خدوخال کو اچھی طرح اجاگر کیا ہے بلکہ جہاں تک عمل وسیرت کا تعلق ہے محبت واخلاص کی روشنی سے اپنے قلب وذہن کو بھی مستنیر رکھنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ رجیس بلاشیر نے ان الفاظ میں اظہار تعزیت کیا ہے کہ آنجہانی کلاسیکی تہذیب کے حامل تھے۔ ان کے علم وفضل کے کیا کہنے کئی زبانوں پر انھیں عبور حاصل تھا۔ چنانچہ لاطینی میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ یونانی کے ماہر تھے۔ عبرانی کے فاضل تھے اور عربی علوم ومعارف تو ان کا مخصوص میدان تھا۔ یہ اگرچہ عیسائی تھے مگر ان کے متصوفانہ مزاج میں یہودیت عیسائیت اور اسلام اس طرح گھل مل گئے تھے کہ کہیں بھی اجنبیت کا شبہ نہیں ہوتا تھا۔

روجیہ باربیہ نے میسینوں کی خدمات سے متعلق ان الفاظ میں خراجِ تحسین ادا کیا ہے کہ ان کا تعلق اگرچہ بظاہر صرف اسلام اور اس کی ایک شاخ تصوف سے ہے مگر ان کی وسعتوں کو دیکھئے تو اس میں قرونِ وسطیٰ کی ساری روحانی واجتماعی تاریخ سمٹ آتی ہے۔

بلاشبہ لوئس میسینو اونچے پائے کے مستشرق تھے اور ان کی موت سے فی الحقیقت ہم ایک ایسے محقق، اور وسیع المطالعہ شخصیت سے محروم ہو گئے ہیں کہ جس نے عمر بھر تصوف کے اسرار ورموز کو سلجھانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔